جلد ۲۹ | ۱۹ - امان ہش ۱۳۲۰ | ۲۰ - صفر ۱۳۶۰ ھ | ۱۹ - مارچ سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۶۳

توحید باری تعالےٰ

۱۴ - مارچ کے اخبار "اہلحدیث" میں توحید کے عنوان سے ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ صرف اہلحدیث ہی سچے موحد ہیں۔ اور توحید کو حسب تعلیم قرآن کریم سمجھے ہیں۔ باقی تمام فرقہائے اسلامیہ کسی نہ کسی طرح شرک میں مبتلا ہیں۔ اور یہ بات خود ان کی اپنی تحریروں سے ثابت ہے اسی سلسلہ میں ہمارے پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر بھی لکھا ہے جو یہ ہے ؎

شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آں چناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

پھر اس کی من مانی خودساختہ تشریح یوں کی ہے۔ کہ "آنحضرت صلعم نے ایسی ترقی کی کہ آپ کے اسم مبارک احمد میں سے میم اڑ گئی۔ تو صرف احد رہ گیا۔ یعنی آیت قل ھو اللہ احد آپ پر صادق آگئی"۔

سبحان اللہ ھذا بہتان عظیم۔ "اہلحدیث" کو واضح ہو کہ اس وقت صرف سلسلۂ احمدیہ ہی ہے جس کے امام ہمام علیہ السلام نے اس توحید کو قائم کیا ہے۔ جس کے قیام و افہام کے لئے حضرت سید المرسلین خاتم النبیین علیہ صلوٰۃ اللہ رب العالمین مبعوث ہوئے۔ اس خصوص میں ہمارے موجودہ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی متعدد تقاریر میں ذکر فرما چکے ہیں۔ اور آپ کی تصنیف بھی موجود ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ توحید کا علم تو حضرت آدم کو دیا گیا۔ پھر اس کی باریکیوں کے متعلق آہستہ آہستہ جوں جوں عقل و فہم انسانی ترقی کرتے گئے، تشریح ہوتی گئی۔ اور ہر آنے والے نبی نے اپنے اپنے زمانے کے لوگوں میں جس کمی اور ضرورت کو دیکھا۔ اس کے مطابق توحید کو واضح کیا۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کامل انکشاف ہوا اور علم تام دیا گیا۔ جس کی وضاحت حسب ضرورت و اقتضاء زمانہ مدلل و مفصل آپ کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی۔ اور شرک سے یہاں تک اجتناب سکھایا اور توحید الٰہی پر اتنا زور دیا۔ کہ حیات مسیح بجسد عنصری کے عقیدہ کو بھی مفضی الی الشرک قرار دیا۔ اور اس کے لئے دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ اس قدر تلقین فرمائیں۔ کہ اب اہلحدیث کے نام نہاد سردار بھی اس موضوع پر گفتگو کرنے سے گھبراتے ہیں۔ اور صاف انکار کرتے ہوئے یہ مسئلہ حل شدہ قرار دیتے ہیں۔ اس شعر میں تو حضور علیہ السلام نے یہ بتایا ہے۔ کہ حضرت ختمی مرتبت علیہ التحیۃ نے اپنی خودی کو یہاں تک چھوڑا۔ اور اپنی ہستی کو حضور باریتعالےٰ میں ایسا فنا کیا۔ کہ آپ اپنی ہستی سے گویا جدا ہو گئے۔ اور تخلقوا باخلاق اللہ کا مجسمہ اور حتی اکون سمعہ بصرہ کا مصداق بن گئے۔ اور ایسا ہونے میں آپ فرد یگانہ تھے۔ چنانچہ مثال میں فرمایا۔ کہ جیسے اَحْمَد میں سے اس کا درمیانی حرف میم جدا کر دیں۔ تو اَحَد رہ جاتا ہے۔ اسی طرح آپ نے اپنے آپکو راہ مولےٰ میں اتنا مٹایا۔ اور مخلوق خدا کی اصلاح میں ایسا لگایا۔ کہ تمام دنیا میں آپ ہی ایک کامل و اکمل فرد اور یگانہ بن گئے۔ جو توحید کو قائم کرنے والے، اور دیگر ہستیوں کو خداوند کریم کی ہستی کے مقابل میں فانی اور لاشئے قرار دینے والے تھے۔ آپ اپنی ہستی اور ہویت سے جدا ہو کر اپنے آپکو کھو کر عبدیت کے مقام پر فرد واحد ہو گئے یعنی بندگان خدا میں کامل اطاعت گزار اطاعت شعار بندہ اسی لئے قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین۔ اس آیت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمانبرداروں میں اول نمبر پر یعنی فرد یگانہ۔ واحِد۔ و۔ اَحَد فرمایا۔ اسی کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ حضرت سید المرسلین کی نماز۔ قربانی۔ عبادت زندگی اور موت سب کچھ رب العالمین کے لئے ہو چکی۔ آپ اپنی ہستی اور خودی کو اسی حضور میں مٹا کر احد ہو گئے۔ اور بندگان الٰہی اور فرمانبرداروں میں سے یگانہ نیاز ہونے کا خطاب پایا۔ یہ سب کچھ برکت باتباع حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھا۔ پس آپ کی شان کا تو کیا کہنا۔ اور اسے سوائے خدا تعالےٰ کے اور کون کما حقہٗ بیان فرما سکتا ہے۔ چنانچہ آپکو حضرت باریتعالےٰ سے ارشاد ہوتا ہے۔ قل یعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ یہ وہ مقام جمع و وحدت ہے جو اول المسلمین کو عطا ہوتا ہے۔ اور اسی نکتہ کو سمجھتے ہوئے صحابہ کرام رض جواب میں اللہ و رسولہ اعلم عرض کیا کرتے تھے۔ اس کا یہ مطلب تو نہ تھا۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کا علم یکساں ہے۔ بلکہ حسب ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی۔ اور بحکم دنیٰ فتدلّیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ وہ خوب سمجھتے تھے۔ اور یہ امر ان کے ایمان کا جزو تھا۔ کہ رسول کی مرضی اور خدا کی مرضی میں وہ وحدت و اتحاد ہے کہ ان میں کوئی فرق نہیں۔ بحکم شریعت بیان کردہ ہیں رسول اپنے آپ سے جدا ہو کر اور اپنی ہستی مٹا کر فی الجملہ من تو شدم تو من شدی کا مضمون بن گئے تھے۔ باوجود اس کے خدا۔ خدا ہے اور رسول۔ رسول اور اس کا بندہ اور یہی مقام عبدیت اس کی شان بڑھانے والا ہے۔ رسول کو معبودیت کے مقام پر لانا۔ تو اس کی توہین ہے نہ کہ تعظیم۔ یہ تعلیم توحید ہے۔ جو سلسلہ احمدیہ نے سکھائی۔ اور جس کا آپ کی ہر تقریر اور ہر تصنیف میں اس کثرت اور وضاحت سے ذکر ہے حوالہ دینے کی بھی ضرورت نہیں۔ صرف کشتی نوح اور الوصیت ہی کو پڑھ لیجئے۔ اس دور میں فقط یہی حقیقی توحید قائم کرنے والا اور واحد خدا کی طرف بلانے والا ایک ہی وجود باجود ہوا ہے جس کا نام مرزا غلام احمد علیہ الف الف صلوٰت من ربہ الاحد ہے

اکمل عفا اللہ عنہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ امان ۱۳۲۰ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے دس بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت آج بخار اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سارے جسم میں درد کی شکائت ہے۔ مگر عام طبیعت اچھی ہے صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

مولوی ابو العطاء صاحب کو کرنال بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

والدہ حکیم نذر حسین صاحب سکنہ بھینی بانگر بعمر ۸۰ سال وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں

"الفضل" کا "خاتم النبیین نمبر" اور احباب کرام کا فرض

احباب کو معلوم ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے امسال ۲۰ اپریل ۱۹۴۱ء کو تمام ہندوستان میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس مبارک تقریب پر انشاء اللہ تعالےٰ "الفضل" کا "خاتم النبیین نمبر" بھی شائع ہوگا۔ اور کوشش کی جائے گی۔ کہ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے ان پہلوؤں پر جن کا تعلق اسلامی غزوات کے ساتھ ہے پوری طرح روشنی ڈال دی جائے۔ اس وقت ہندو مسلم اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔ اور یہ اتحاد اسی وقت ہوسکتا ہے۔ جب برادران وطن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محامد و اوصاف سے آگاہ ہوں۔ اور ان کی وہ غلط فہمیاں دور کردی جائیں۔ جو فتنہ و فساد کا موجب بنی رہتی ہیں۔ پس بین الاقوامی تعلقات کی استواری کے لئے الفضل کا یہ خاتم النبیین انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ لیکن مضامین میں تنوع پیدا کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہماری جماعت کے اہل قلم اصحاب اسلامی غزوات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنگوں میں دشمنوں سے سلوک کے عنوان پر ۲۵ مارچ تک مضامین ارسال فرمائیں۔ تاکہ وہ الفضل کے خاص نمبر میں شائع کئے جاسکیں چونکہ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اس لئے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ ازراہ کرم جلد مضمون لکھ کر ارسال فرمایا جائے۔ مضامین حتی الوسع مختصر اور مدلل ہوں۔ اسی طرح شعرا صاحبان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی نظمیں ارسال فرمائیں۔ نیز جماعتوں کے سیکرٹریوں کا فرض ہے۔ کہ وہ فوری طور پر اس امر کی بھی اطلاع دیں۔ کہ ان کی جماعت خاتم النبیین نمبر کے کس قدر پرچے خریدے گی تاکہ بعد میں انہیں اس قیمتی پرچے سے محروم نہ رہنا پڑے۔ (مینیجر الفضل)

شکوۂ احباب

ہم دلی رنج سے اس امر کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ ہمارے بار بار کے اعلانات اور تاکید کے باوجود بعض دوست پھر ایسے نکل آئے ہیں۔ جنہوں نے وی۔ پی واپس کردیے ہیں انہوں نے نہ دفتر کو وی۔ پی روکنے کی اطلاع دی۔ اور نہ رقم ادا کی۔ لیکن جب وی پی گیا تو کمال بے اعتنائی سے واپس کرکے دفتر کو نقصان پہنچایا۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو ہم اس دفعہ تمام ایسے اصحاب کے نام شائع کریں گے۔ تا معلوم ہو کہ دفتر کو دیدہ دانستہ نقصان پہنچانے والے اصحاب کون ہیں۔ خاکسار مینیجر

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۳ مارچ سے ۱۳ مارچ ۱۹۴۱ء تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱۰۷۷	محمد اسحٰق صاحب لاہور	۱۱۰۷	محمود الحسن صاحب گورداسپور	۱۱۴۱	فضل بی بی صاحبہ امرتسر
۱۰۷۸	عمر حیات خانصاحب سیالکوٹ	۱۱۰۸	مستری عبد الحق صاحب "	۱۱۴۲	نواب بی بی صاحبہ "
		۱۱۰۹	عنائت علی صاحب "	۱۱۴۳	شریف بی بی صاحبہ "
۱۰۷۹	فضل دین صاحب لاہور	۱۱۱۰	مستری محمد یسین صاحب "	۱۱۴۴	غلام محمد صاحب گورداسپور
۱۰۸۰	ایوب صاحب جہلم	۱۱۱۱	نذیر احمد صاحب "	۱۱۴۵	غلام حسین صاحب "
۱۰۸۱	ہاجرہ بی بی صاحبہ شیخوپورہ	۱۱۱۲	یوسف خانصاحب "	۱۱۴۶	غلام احمد صاحب "
۱۰۸۲	بشیر احمد صاحب "	۱۱۱۳	ناظر خانصاحب "	۱۱۴۷	محمد منیر صاحب "
۱۰۸۳	حسن محمد صاحب لاہور	۱۱۱۴	غلام قادر صاحب "	۱۱۴۸	سرداراں صاحبہ "
۱۰۸۴	زینب بی بی صاحبہ گجرات	۱۱۱۵	محمد خان صاحب "	۱۱۴۹	فضل احمد صاحب "
۱۰۸۵	S. A. H Mostar شارہ	۱۱۱۶	شریفاں بی بی صاحبہ "	۱۱۵۰	فضل بی بی صاحبہ "
		۱۱۱۷	ہاجراں بی بی صاحبہ "	۱۱۵۱	نواب دین صاحب "
۱۰۸۶	غلام محی الدین صاحب سرگودہا	۱۱۱۸	رحیم بخش صاحب "	۱۱۵۲	غلام قادر صاحب "
۱۰۸۷	انعام الہٰی صاحب کلکتہ	۱۱۱۹	نواب بی بی صاحبہ زوجہ مولا بخش صاحب "	۱۱۵۳	خورشید علی صاحب "
۱۰۸۸	مظفر خان صاحب جہلم			۱۱۵۴	حمیدہ صاحبہ "
۱۰۸۹	محمد بشیر صاحب دہلی	۱۱۲۰	حیدراں بی بی صاحبہ "	۱۱۵۵	خورشیدہ صاحبہ "
۱۰۹۰	شاہ نواز صاحب جہلم	۱۱۲۱	حمیداں بی بی صاحبہ "	۱۱۵۶	نذیراں صاحبہ "
۱۰۹۱	سید عبد اللہ شاہ صاحب منٹگمری	۱۱۲۲	نواب بی بی صاحبہ زوجہ شاہ محمد صاحب گورداسپور	۱۱۵۷	شیر محمد صاحب سرگودہا
				۱۱۵۸	عائشہ بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
۱۰۹۲	محمد رفیق صاحب میرپور	۱۱۲۳	صدیقاں بی بی صاحبہ "	۱۱۵۹	سکینہ بی بی صاحبہ "
۱۰۹۳	محمد عمر خان صاحب Dungarpur	۱۱۲۴	غلام بی بی صاحبہ "	۱۱۶۰	رسول بی بی صاحبہ "
		۱۱۲۵	محمد علی صاحب "	۱۱۶۱	بشیر احمد صاحب "
۱۰۹۴	تھولا بیگم صاحبہ آگرہ	۱۱۲۶	سائیں صاحب "	۱۱۶۲	بشیراں بی بی صاحبہ "
۱۰۹۵	بشیرا بیگم صاحبہ "	۱۱۲۷	خورشید بیگم صاحبہ "	۱۱۶۳	فاطمہ بی بی صاحبہ "
۱۰۹۶	عبد الشکور صاحب "	۱۱۲۸	عزیزاں بی بی صاحبہ "	۱۱۶۴	محمد عثمان صاحب اعظم گڑھ
۱۰۹۷	شیخ غلام نبی صاحب کشمیر	۱۱۲۹	لال الدین صاحب "	۱۱۶۵	بشیرا بی بی صاحبہ کٹک
۱۰۹۸	سید محمد عارف شاہ صاحب ملتان	۱۱۳۰	غلام ربانی صاحب لائلپور	۱۱۶۶	دین محمد صاحب لائلپور
		۱۱۳۱	فقیر محمد صاحب جالندھر	۱۱۶۷	محمد عبد الحلیم صاحب رنگپور
۱۰۹۹	ملک محمد یعقوب خانصاحب گوجرانوالہ	۱۱۳۲	نذیر احمد صاحب "		
		۱۱۳۳	سردار بی بی صاحبہ "	۱۱۶۸	فضل حق صاحب گورداسپور
۱۱۰۰	محمد الدین صاحب میرپور	۱۱۳۴	بشیر احمد صاحب "	۱۱۶۹	عبد الحق صاحب "
۱۱۰۱	مہندا صاحب گورداسپور	۱۱۳۵	شیخ محمد بخش صاحب "	۱۱۷۰	فضل احمد صاحب "
۱۱۰۲	رحمت اللہ صاحب "	۱۱۳۶	خان بی بی صاحبہ "	۱۱۷۱	صادق صاحب "
۱۱۰۳	محمد علی صاحب "	۱۱۳۷	مقبول احمد صاحب "	۱۱۷۲	مہدی حسین صاحب "
۱۱۰۴	اللہ داد صاحب "	۱۱۳۸	شریف علی صاحب امرتسر	۱۱۷۳	فتح محمد صاحب "
۱۱۰۵	عبد الحق صاحب "	۱۱۳۹	فرید بخش صاحب "	۱۱۷۴	دین محمد صاحب "
۱۱۰۶	محمد رمضان صاحب "	۱۱۴۰	سراج دین صاحب "	۱۱۷۵	غلام فاطمہ اہلیہ عبد الرحمن صاحب "

(باقی)

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثیں

(از حضرت میر محمد اسحاق صاحب)

بارھویں حدیث:- لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا۔

ترجمہ:- وُہ شخص ہم مُسلمانوں میں سے نہیں۔ جو ہمیں دھوکہ دے۔

(۱)

سُبْحَانَ اللہ کیسا عجیب کلام ہے کہ ایک فقرہ میں اسلام کا مکمل نقشہ کھینچ دیا ہے۔ کہ کوئی شقی ازلی ہی ہوگا جو اس کے بعد اسلام کو بدنام کرے گا اور مُسلمانوں کے سچے مذہب پر حرف لائے گا۔ سُنو لوگو! ہمارا شارع نبی ہاں وُہ نبی جو ہمارے مذہب کو آسمان سے لایا۔ اور جس کے وجود سے ہمارا سچا دین ظاہر ہؤا۔ وُہ ایک فقرہ میں مسلمانوں کا پایۂ اعتبار آسمان تک لے جاتا ہے کیونکہ وُہ فرماتا ہے۔ کہ مُسلمان وُہ نہیں جو مُونہہ سے کہے۔ کہ میں مُسلمان ہُوں۔ بلکہ مسلمان وُہ ہے۔ جس کا ظاہر اور باطن۔ جس کی رُوح اور جسم ہر قسم کے دھوکے۔ ملاوٹ۔ عدم خلوص، اور دوُرنگی سے پاک ہو۔ جس کی امانت کھوٹ سے بری۔ جس کی دیانت ملوث ہونے سے صاف ہو۔ جس کا ظاہر اُس کے دل کا آئینہ جس کا دل ظاہر کی صفائی اور پاکیزگی کا حامل ہو

(۲)

ایک شخص منہ سے کہتا ہے۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ مگر عمل یہ ہے۔ کہ گھی بیچتا ہے۔ اور دیسی کہہ کر ولائتی گھی سپلائی کرتا ہے دودھ بیچتا ہے۔ تو پانی ملا کر بیچتا ہے۔ آٹا فروخت کرتا ہے۔ تو کرک والا۔ گاہکوں کو شربت دیتا ہے۔ تو بجائے خالص چینی کے سیکرین ملاتا ہے۔ غرض ظاہر کچھ کرتا ہے۔ مگر دیتا کچھ اور ہے تو وُہ مسلمان یاد رکھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُسے اپنی سوسائٹی سے نکال رہے ہیں۔ اور فرماتے ہیں:-

لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا

یعنی جس نے ہم کو دھوکہ دیا وُہ ہم میں سے نہیں۔ یعنی ایک طرف یہ کہنا۔ کہ میں مسلمانوں میں سے ہُوں۔ میں تمہارا ایک فرد ہُوں۔ میں تمہی میں سے ہُوں۔ اور دُوسری طرف اپنے ہی بھائیوں سے دھوکا کرنا دوُ ضدوں کو جمع کرنا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو کان کھول کر سُن لینا چاہیئے۔ کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو دھوکا دے۔ وُہ مسلمان نہیں ہے۔

(۳)

ایک شخص بوڑھا ہے۔ کمزور ہے۔ قوٰی اُسے جواب دے رہے ہیں۔ لیکن شوق ایسا غالب ہے۔ داڑھی کترا اور سر اور داڑھی پر خضاب لگا۔ چست لباس پہن کر چاہتا ہے۔ کہ کسی دوشیزہ سے شادی کرے۔ جیب میں کافی روپیہ ہے روپیہ کے زور سے کسی پندرہ سالہ نوجوان عورت سے شادی کرتا ہے۔ عُمر بجائے ساٹھ کے چالیس سال بتاتا ہے۔ کیا یہ مُسلمان بھی مسلمان ہے خاک ایسے اسلام پر کہ دھوکہ دیتا ہے اور فریقِ ثانی کی زندگی برباد کرتا ہے

(۴)

ایک یونانی طبیب اشتہار پر اشتہار دیتا ہے۔ کہ مایوس مریضوں کو مژدہ ہو۔ ہم نے ایک ایسی اکسیر تیار کی ہے۔ کہ جس میں سنگِ یشب۔ کہربا۔ زمرد۔ سچے موتی۔ مشک اور خالص عنبر ڈالا جاتا ہے اور سب اجزاء ہم اپنے ہاتھ سے ملاتے ہیں۔ یہ اکسیر چالیس دن کھائی جائے۔ تو بوڑھے ادھیڑ۔ ادھیڑ سے جوان۔ اور جوان سے نوجوان بنا دیتی ہے۔ یہ اشتہار پڑھ کر ایک شخص پندرہ بیس روپیہ میں وُہ اکسیر خرید کر استعمال کرتا ہے۔ مگر خاک فائدہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ تحقیق پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُس میں نہ مشک ڈالا گیا۔ اور نہ عنبر۔ بلکہ پانچ چھ آنہ میں وُہ نسخہ تیار کیا جاتا۔ اور خلقِ خدا کو دن دہاڑے لوٹا جاتا ہے۔ اب خدارا بتاؤ۔ کہ یہ حکیم صاحب بھی مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں؟ اگر یہی اسلام ہے۔ تو کُفر۔ اور اگر یہی دین ہے۔ تو پھر بے دینی کس چیز کا نام ہے؟

(۵)

ایک اور صاحب ہیں۔ وُہ دو ہزار روپیہ مہر۔ ایک مکان اور دس روپیہ ماہوار جیب خرچ اور پانچ زیور۔ دس جوڑے کپڑوں کے وعدہ پر نکاح کرتے ہیں۔ مگر رخصتانہ پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ زیور ایک یا دوُ اور وُہ بھی نقلی اور ملمع کے۔ جوڑے تین یا چار۔ اور وُہ بھی کسی سے مانگے ہوئے مکان کوئی اپنا ہے ہی نہیں۔ کہ بیوی کو دیں۔ ساری عُمر کرایہ کے مکان میں زندگی بسر ہُوئی ہے۔ جیب خرچ دس روپیہ چھوڑ ایک پیسہ بھی دینے کی طاقت نہیں۔ اور مہر کا کیا دینا۔ فرماتے ہیں کہ شرفاء میں بھی مہر لیا دیا کرتے ہیں۔ اب مونچھوں پر تاؤ دے رہے ہیں۔ اور خیر امّۃ کے ایک فرد کہلاتے ہیں۔ مگر سُنو! کہ خیر البشر (صلے اللہ علیہ وسلم) انہیں اپنی امت میں داخل کرنے سے شرماتے ہیں۔

(۶)

ایک ایڈیٹر صاحب اپنے اخبار کا ایک پرچہ شائع کرکے وی۔ پی کے ذریعہ سال بھر کی قیمت وصُول کر لیتے ہیں۔ مگر پھر اخبار شائع نہیں کرتے۔ یا ایک خریدار آرڈر دے کر سال بھر اخبار پڑھ کر وی۔ پی وصُول نہیں کرتا۔ ایک ٹیچر صاحب ٹیوشن لے کر پھر امتحان کے قریب طلبہ پر محنت نہیں کرتا۔ اور وُہ بے چارے فیل ہو جاتے ہیں ایک معمار پیشگی لے کر کام پر حاضر نہیں ہوتا۔ ایک شخص مکان بنوا کر مزدوروں کی مزدوری ادا نہیں کرتا۔ ایک ٹھیکیدار نمونہ کے مُطابق اور وقت مقررہ پر مال سپلائی نہیں کرتا۔ ایک سالن فروش گھی کی بجائے چربی ڈالتا ہے۔ ایک شخص کسی سے وعدہ کرکے ووٹ کسی اور کے حق میں ڈالتا ہے۔ ایک درزی کپڑا چرا کر کام کرتا ہے۔ تو وُہ کس مُونہہ اور کس زبان سے کہتا ہے۔ کہ میں مُسلمان ہُوں۔ جبکہ اُس کا نبی (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہتا ہے۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا

یعنی وُہ شخص مُسلمان ہی نہیں۔ جو اپنے بھائیوں سے دھوکہ کرے۔

پس سچے مُسلمان کو خرید میں۔ فروخت میں نکاح میں۔ طلاق میں۔ لین میں۔ دین میں بیچ میں۔ بیوپار میں۔ وعدہ میں اور معاہدہ میں۔ غرض زندگی کے ہر شعبہ میں سچا اور پکّا۔ کھرا اور ہمہ تن دیانت دار امانت کا پُتلہ۔ اور مجسّم راستبازی ہونا چاہیئے۔

قربانی وُہی نتیجہ خیز ہے جو اخلاص اور بشاشت سے ہو

تحریکِ جدید کے جہادِ کبیر میں حصہ لینے والے کئی مخلصین کی طرف سے یہ سوال دریافت کیا گیا ہے۔ کہ سالِ ہفتم کا وعدہ کس تاریخ تک پُورا کر لیا ان کو سابقون میں شامل کردیگا تا کہ وُہ اس تاریخ تک اپنے وعدے پورے کردیں۔ سو وعدہ کرنے والے مخلصین کی عام اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحریک جدید کو مئی میں "ریزروفنڈ جائداد" کی قسط ادا کرنی پڑتی ہے۔ جو احباب ۳۱ مئی ۱۹۴۱ء کی شام تک اپنے وعدے مرکز میں سو فیصدی داخل کردیں گے۔ وُہ اللہ تعالےٰ کے حضور جہاں وعدے پہلے ادا کرنے کی وجہ سے زیادہ ثواب لینے والے ہوں گے۔ وہاں وُہ حضرت امام کے منشاء مبارک کو پُورا کرنے کی وجہ سے حضُور کی خاص خوشنودی اور دُعا کے بھی مستحق ہونگے۔

پس تحریک جدید سال ہفتم کے وعدے کرنے والے خواہ ہندوستان کے ہوں۔ یا بیرونِ ہند کے۔ کوشش کریں۔ کہ اُن کا وعدہ ۳۱ مئی ۱۹۴۱ء تک سو فی صدی پورا ہو جائے۔ مگر حضور کا یہ ارشاد بھی ہر شخص یاد رکھے۔ "کہ اگر کوئی شخص روتا ہؤا آدھا مال بھی اللہ تعالےٰ کے رستہ میں خرچ کرتا ہے۔ تو اس کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا فائدہ صرف ان ہی قربانیوں کا ہوتا ہے۔ جو خوشی۔ اخلاص اور بشاشت سے کی جائیں۔"

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان)

"اراکین پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن" کی خدمت میں

مورخہ یکم و ۲ مارچ ۱۹۴۱ء کو لاہور میں "پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن" کے زیر اہتمام ایک "سپیشل پاکستان کانفرنس" منعقد ہوئی جس میں "آل انڈیا مسلم لیگ" کے صدر مسٹر محمد علی جناح اور لیگ کے دیگر زعماء نے شرکت کی۔ جہاں تک اس کانفرنس کے اغراض و مقاصد کا تعلق ہے۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ ایک لمبے عرصہ کے تلخ تجربہ کے بعد مسلمانوں کی رائے عامہ نے بالآخر اس نقطۂ نگاہ کو تسلیم کر لیا۔ جسے آج سے کئی برس قبل حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے پیش فرمایا تھا۔ یعنی یہ کہ کانگرس کے بعض متعصب اور تنگدل ہندو لیڈروں سے مسلمانوں کو کسی قسم کی بہتری اور خیر خواہی کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ آزادی اور سوراج کے پردے میں ہندو راج کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

لیکن ہمیں نہائت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ نہ جانے کن مصلحتوں کی بناء پر اس کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں جماعت احمدیہ سے متعلق نہائت نامناسب الفاظ میں اظہار خیال کرنا ضروری سمجھا گیا۔ اگر اس کی بنیاد کسی معقول اور مبنی بر حقیقت امر پر رکھی جاتی۔ تو کوئی گلہ نہ ہوتا۔ لیکن افسوس ہے کہ جو کچھ کہا گیا وہ صریحاً غلط غیر ذمہ دارانہ اور جماعت احمدیہ کے متعلق شدید غلط فہمی پھیلانے کا موجب ہے۔ کم از کم ایک ذمہ دار فیڈریشن کے صدر سے ہمیں یہ امید نہ تھی۔

صدر مجلس استقبالیہ اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں۔ "انگریز کی سب سے بڑی خواہش یہی تو ہے کہ مسلمان اپنے مذہب سے بیگانہ ہو جائے اس لئے اس کی سیاست نے اس مردم خیز خطہ میں وطنی نبوت کا انتظام کر دیا۔ تاکہ مسلمانوں کو مدینہ منورہ جانے کی ضرورت باقی نہ رہے۔ اور عالمگیر اخوت اسلامی کا احساس فنا ہو جائے اور اس طرح انکی ہمدردیاں ہندوستان کے حدود اربعہ تک محدود ہو جائیں۔ اور جب مذہب کا جوش سرد پڑ جائے تو جہاد بآسانی منسوخ کرایا جا سکتا ہے۔" (احسان ۲ مارچ)

گویا ان کے نزدیک جماعت احمدیہ کے مقدس بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نعوذ باللہ من ذالک انگریز کے ایماء پر دعویٰ نبوت کیا۔ جس سے ان کی غرض مسلمانانِ ہند کی توجہ کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے ہٹانا اور ان کے قلوب سے روح جہاد کو نکالنا تھی۔

آہ کتنا اندھیر ہے کہ یہ ناپاک الزام آج اس مقدس و محترم ہستی پر لگایا جا رہا ہے۔ جس کی زندگی کا ایک ایک ثانیہ اسلام کو دنیا میں سرفراز و سربلند کرنے کے لئے وقف تھا۔ جس کے دل میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بے مثال محبت اور اشاعت اسلام کے لئے بے پناہ جوش تھا۔ جو زندگی بھر دنیا کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے پکارتا رہا۔ "اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھاؤں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں۔ کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ اور کس دوا سے علاج کروں۔ تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں"۔

میں اراکین فیڈریشن کی خدمت میں نہائت ادب سے درخواست کرونگا۔ کہ وہ مندرجہ ذیل حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے غور فرمائیں۔ کہ کیا انگریز کے ایماء پر دعوئے نبوت کرنے والا ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔

(۱) اٹھارویں صدی میں مسلمانان ہند کے حوصلے پست اور امیدیں سرد ہو چکی تھیں۔ تبلیغ اسلام کے مقدس فریضہ کو جو اسلام کی ترقی کے لئے بمنزلہ روح تھا یکسر فراموش کر چکے تھے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ پست ہمتوں اور افسردہ دلوں سے اس ہجوم میں سب سے پہلے جس "مرد مجاہد" نے امید کی شعاع پیدا کی۔ اور منظم طریق سے مغرب و مشرق میں اشاعت اسلام کی طرح ڈالی۔ وہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی ذات گرامی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بلا مبالغہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی ان مایوس اور افسردہ طبیعتوں میں از سر نو تبلیغ اسلام کا ولولہ پیدا کر دیا۔ اور اعلان فرما دیا کہ "ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائینگے۔ اور انکو اسلام سے حصہ ملے گا۔۔۔۔ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے"۔

(ازالہ اوہام ص۵۱۵)

(۲) آج مسلمانان عالم میں جہاد کا نام باقی ہے۔ مگر روح سراسر مفقود۔ کیا اراکین مسلم فیڈریشن بتا سکتے ہیں۔ کہ ان میں سے کتنے ہیں۔ جو آج اپنے مزعومہ جہاد کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ یقیناً ایک بھی نہیں۔ یہ شرف بھی جماعت احمدیہ ہی کے مقدس بانی کو حاصل ہے۔ کہ اس نے جانی۔ مالی اور تبلیغی جہاد کے لئے ایک زندہ اور فعال جماعت پیدا کی۔ جس کا ایک ایک فرد حقیقی روح جہاد کے نشہ میں سرشار ہے۔ دنیا بھر کی مسلم جماعتوں اور انجمنوں کا جائزہ لیجئے۔ یقیناً جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت آپکو نظر آئے گی۔ جو تبلیغ اسلام کے مقدس فریضہ کو سرانجام دینے کے لئے اپنی جانوں۔ مالوں اور عزتوں کو نچھاور کر رہی ہے۔ خدا کی شان آج اس جماعت کے متعلق یہ کہنے کی جرأت کی جا رہی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے قلوب سے روح جہاد کو محو کرنا چاہتی ہے۔

یہ خیال کرنا کہ قادیان سے مذہبی تعلق رکھنے کی وجہ سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی عزت و حرمت دل میں کم ہو جاتی ہے انصاف کا خون کرنا ہے۔ کیونکہ قادیان سے ہمارا تعلق محض مکہ و مدینہ کی عزت و حرمت کو دوبارہ دنیا میں استوار کرنے کے لئے ہے ہمارے نزدیک سرزمین قادیان سے مبعوث ہونے والا موعود مکی و مدنی آقا صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا غلام اور اسلام کا فتح نصیب جرنیل ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے ہمارا تعلق حرمین شریفین سے زیادہ گہرا اور پختہ ہوتا ہے نہ کم۔ پھر کیا وہ جماعت مدینہ منورہ سے اپنی توجہ ہٹا سکتی ہے۔ جس کا امام یہ اعلان کر رہا ہو کہ "خدا شاہد ہے خانہ کعبہ ہمیں قادیان سے بدرجہا زیادہ محبوب ہے۔ اور ہم مکہ اور مدینہ کی حفاظت کے لئے اپنی عزیز ترین چیزیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں"۔ (حضرت امیر المومنین)

(۳) صدر مجلس استقبالیہ کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود باجود مسلمانوں کے "مذہبی جوش کو ٹھنڈا" کرنیکا موجب ہے۔ لیکن اگر اس خیال میں ذرہ بھر بھی صداقت اور واقعیت ہوتی تو آج یہ نظارہ نظر نہ آتا۔ کہ مسلمانوں میں لاکھوں مخیر اور صاحب اختیار و اقتدار ہستیاں موجود ہیں۔ لیکن صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستگی رکھنے والوں کو ہی خدمت اسلام کی توفیق مل رہی ہے مرکز تثلیث میں جابجا اسلامی مراکز اور مساجد کی تعمیر ہو رہی ہے۔ اس وقت انگلستان امریکہ افریقہ۔ جاپان اور جزائر شرق الہند وغیرہ میں گوری کالی اور زرد نسلوں کے ہزاروں باشندے بفضلہ تعالٰے ہمارے ذریعہ سے اسلام قبول کر کے شب و روز شارع اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہیں۔ کیا اسلام کی یہ زریں خدمات اسی بات کی آئینہ دار ہیں۔ کہ ہم میں مذہبی جوش ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ کیا دشمن اسلام جماعت کے یہی وطیرے ہوا کرتے ہیں آخر انصاف بھی تو کوئی چیز ہے۔

ہم تمام اراکین فیڈریشن سے درخواست کرینگے۔ کہ وہ ان تمام باتوں پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔ آپ کے صدر مجلس استقبالیہ نے یقیناً ایک ایسا الزام ہمارے سر تھوپا ہے۔ جو سر تا پا غلط اور بے بنیاد ہے۔ آپ نے حجت اللہ حضرت احمد علیہ السلام کی ذات گرامی کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اگر آپکی چشم بصیرت وا ہوتی۔ تو محسوس کرتے۔ کہ اسلام کا یہ بطل جلیل آج اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اسلامی نظام حکومت (جسکو آپ پاکستان کا نام دیتے ہیں) کے قیام کی تمام امیدوں کا واحد مرجع ہے۔ اللہ تعالٰے کی بار یک در بار یک مصلحتوں نے آج دنیا بھر کے مسلمانوں سے خدمت اسلام کی توفیق چھین کر اس کی جماعت کے سپرد کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے سامنے امیدوں کا ایک وسیع میدان ہے جوش و خروش بڑھے ہوئے ولولے اور بلند حوصلے ہیں۔ لیکن دوسرے مسلمانوں کے دلوں میں اندیشوں اور خطروں نے اسلام کے مستقبل کی طرف سے یاس اور ناامیدی پیدا کر دی ہے

تبلیغ بیرون ہند

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

احمدیہ مسجد کی بنیاد۔ مخالفین کا قاتلانہ حملہ کئی احمدی زخمی ہوئے

مولوی شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ متعینہ مشرقی افریقہ ٹبورا سے ۸ تبلیغ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور لکھتے ہیں:۔

چار روز ہوئے میں نے بذریعہ تار عرض کیا تھا۔ کہ ۷ فروری ۱۹۴۱ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ٹبورا کی بنیاد رکھی جائے گی۔ چنانچہ اس کے مطابق بنیاد رکھ دی گئی۔ لیکن اس کے معاً بعد شہر میں بلوہ کی صورت مخالفین نے پیدا کر دی۔ اور اس وجہ سے آج مقامی حکومت کی طرف سے مسجد کا کام ملتوی کرا دیا گیا ہے۔ تفصیلی حالات یوں ہیں کہ ٹبورا میں چونکہ افریقن میں تبلیغ کا کام کیا جاتا ہے۔ اس لئے مخالفت بھی ہمیشہ کم و بیش رہتی ہے۔ اب مسجد بنانے کی جب جماعت نے تیاری کی۔ اور ضروری سامان وغیرہ اکٹھا کیا۔ اور مسجد کی زمین میں رکھا گیا۔ بنیادیں کھود دی گئیں۔ اور تعمیر کے لئے تیاری کر لی گئی۔ تو ان کے جذبات مخالفت بھڑک اٹھے حکومت نے مسجد بنانے کی منظوری دیدی تھی۔ چنانچہ اگست ۱۹۴۰ء میں درخواست دی گئی۔ اور آخری منظوری ہمیں جنوری ۱۹۴۱ء میں ملی۔ اس دوران میں مقامی حکومت کو مختلف ذرائع سے یہ علم تھا۔ کہ مخالفین مزاحمت کریں گے۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر ٹبورا نے مجھے خود بتایا کہ مخالف پارٹی کو یہ کہہ دیا گیا ہے۔ کہ جو پارٹی بھی مزاحم ہوئی۔ اسے جیل بھیج دیا جائے گا۔ آج سے سات روز قبل ان لوگوں نے بعد جمعہ اپنی مسجد میں ایک اشتعال انگیز لیکچر دیا۔ جس میں مسجد نہ بننے کے متعلق تجاویز۔ اور مجھے اور دوسرے دوستوں کو ان لوگوں نے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ اتوار کے دن جب بنیادوں کے کھودنے کے لئے ہم پیمائش وغیرہ کر رہے تھے۔ تو ایک شخص مخالفین سے آکر مزاحم ہونے لگا۔ پولیس کو اطلاع دی گئی اور وہ چلا گیا سوموار کو ڈپٹی کمشنر اور ایس۔ پی کو ان کے منصوبوں کی اطلاع دی گئی۔ ایس۔ پی خود موقعہ پر آیا اور دیکھنے کے بعد پولیس کا انتظام کر کے کہہ گیا۔ کہ تم کو جب اجازت مل گئی ہے۔ تو بے شک کام شروع کرو۔ چنانچہ کام شروع کر دیا گیا۔ اس کے بعد پراونشل کمشنر کے پاس ملنے گیا۔ مگر اس نے ملنے کا موقعہ ہی نہ دیا۔ آخر کل جمعہ کے متعلق اطلاع تھی کہ لوگ زیادہ شرارت کریں گے۔ ہم نے جمعہ کی نماز کے بعد بنیاد رکھنے کا ارادہ کیا ہوا تھا۔ پولیس نے مزید انتظامات کر دئیے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس خود تقریباً روزانہ آتے رہے۔ اور اس موقعہ پر خاص انتظام بھی کر دیا۔ اور مخالفین جمعہ کی نماز کے بعد ڈپٹی کمشنر سے ایک بار پھر ملنے گئے کہ احمدیوں کو مسجد بنانے سے روکا جائے۔ مگر اس نے ان کی کوئی بات نہ مانی۔ آخر وہ ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے ہو کر پی سی کے پاس گئے۔ اور وہاں سے بھی خالی واپس آئے۔ اور مسجد کی طرف پارٹیاں بنا کر اور نوجوانوں کو آگے کر کے ڈنڈے لے کر دوڑے آئے۔ ہم اسوقت بنیاد کا پتھر رکھ کر اور دعا کر کے گھروں کو واپس جا رہے تھے۔ اور میں اس وقت حسن اتفاق سے ایک احمدی کی دوکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ہجوم ڈنڈے ہاتھ میں لے کر مجھے دیکھتے ہی میری طرف دوڑے آئے۔ احمدی دوکاندار نے فوراً دروازے بند کر لئے۔ اور خود باہر چلے گئے۔ ہجوم ڈنڈے دروازں پر مارتے رہے۔ اور پھر دوسرے احمدیوں کی طرف رخ کیا۔ شیخ صالح افریقن مبلغ کے مکان پر گئے۔ وہاں بھی بعض احمدی موجود تھے انہوں نے دروازہ بند کر لیا۔ پھر جو اکا دکا احمدی نظر آیا اسے انہوں نے مارا۔ چنانچہ معلم رمضان اور معلم مسعودی سخت زخمی ہوئے تھوڑی دیر بعد ڈی۔سی اور ایس۔پی اور پولیس کی فورس شہر میں پہنچ گئی۔ لوگوں نے مارے خوف کے دوکانیں بند کر لیں۔ گھر میں میری بیوی اکیلی تھی اس طرف آئے۔ لیکن ساتھ کے مکان میں انسپکٹر پولیس رہتا ہے وہ سمجھ نہ سکے کہ کونسا میرا مکان ہے وہاں سے واپس چلے آئے۔ الغرض شام تک پولیس نے لوگوں کو پکڑا۔ اور گرفتاریاں کیں۔ قریباً ۳۰ آدمی پکڑے رات کو میرے مکان پر پولیس کا پہرہ رہا شہر میں بھی کافی انتظام پولیس کا تھا۔ مگر مخالفین کا ارادہ بھی پختہ تھا۔ اور وہ ابھی ٹھنڈے نہ ہوئے تھے۔ چنانچہ شام کے وقت ڈی۔سی آیا اور کہا کہ کل یعنی آج مؤرخہ ۸ فروری کو پراونشل کمشنر کے دفتر میں دس بجے چھ آدمیوں سمیت۔ اور اسی طرح مخالفین بھی چھ آدمیوں کے ساتھ آئیں چنانچہ آج دس بجے پی۔سی کے دفتر میں پہنچے۔ ڈی۔سی اور ایس۔پی بھی اسکے ساتھ ہی بیٹھے تھے۔ احباب جماعت کے مشورہ سے بعض امور طے کر لئے تھے۔ چنانچہ پی۔سی نے مجھے بلا لیا اور متعدد سوالات کئے۔ کہ نیروبی میں کتنے احمدی ہیں۔ مشرقی افریقہ میں کتنے ہیں۔ کہاں کہاں مسجدیں ہیں۔ ان باتوں کا جواب سن کر کہا کہ یہ صرف ہندوستانی تحریک ہے۔ جواباً میں نے اسے کہا کہ نہیں یہ عالمگیر تحریک ہے۔ اور مختلف ممالک میں ہمارے مشن قائم ہیں۔ اور جماعتیں اصل باشندوں میں ہیں۔ ٹبورا کو کیوں منتخب کیا۔ اس کے جواب میں بھی اسے بتایا گیا۔ کہ افریقن میں کام کرنے کے لئے۔ اور یہ سلسلہ صرف ہندوستانیوں کے لئے نہیں بلکہ سب دنیا کے لئے ہے۔ اور اس وجہ سے سب قوموں کو اس کی بشارت دی جاتی ہے۔ کہنے لگے۔ یہاں کے لوگ سخت مخالفت کرتے ہیں۔ اور تم کسی اور جگہ اپنے مشن کو تبدیل کر سکتے ہو؟ جواباً کہا گیا۔ کہ اگر حکومت بند کر دے تو اور بات ہے۔ ورنہ ہم اس کی شاخیں ہر جگہ اس علاقہ میں قائم کرنے کی فکر میں ہیں۔ یہاں سے تبدیلی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لوگوں کی مخالفت یہ دنیا کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ہمیشہ ہی نئی تحریک پر ہوتی ہے۔ اس وجہ سے مشن کو تبدیل یا بند نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا۔ سُنی لوگ چونکہ سخت شور و فتنہ پیدا کرتے ہیں۔ اس واسطے تمہارے فائدہ کے لئے یہ بات اگر کہی جائے کہ تم اسکو فروخت کر دو تو تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے اسکے جواب میں کہا۔ کہ نہ مجھے اور نہ ہی ٹبورا کی احمدیہ جماعت کو یہ اختیار ہے کہ اس زمین کو فروخت کر سکیں۔ کیونکہ ہماری جماعت کے قواعد کی رو سے صرف سنٹرل باڈی کی زمین فروخت کرنیکا اختیار ہے اور انکی اجازت سے ہو سکتا ہے پھر کہنے لگے کہ اگر تم کسی اور جگہ مسجد بنا لو؟ جواباً کہا گیا کہ اس زمین کے قریب احمدیوں کے مکان ہیں۔ شہر کے سنٹر میں ہیں اسوجہ سے ہم نے اسے پسند کیا ہے اگر حکومت کسی اور جگہ پر اچھا سا ٹکڑا زمین کا دیدے یا گرانٹی دے کہ وہ دے گی تو مرکز کی منظوری سے کسی اور جگہ مسجد بن سکتی ہے اگر حکومت کا یہی فیصلہ ہے تو لیکن ہم کو یہاں سے پلاٹ ملنا بہت مشکل ہے۔ ہم نے پہلے کوشش کی ہے اور موقعہ کا نہیں ملا۔ اور دوسرا یہ لوگ ہمارے مخالف ہیں ہم کو کہاں دیں گے۔

اس کے بعد تبلیغی جد و جہد کے متعلق کہنے لگے کہ اپنی جگہ پر تبلیغ کیا کرو۔ لٹریچر وغیرہ کی اشاعت سے اور دوسروں میں تقسیم کرنے سے جذبات مخالفت بڑھتے ہیں؟ اس کے متعلق بھی اسے بتایا گیا۔ کہ ابتدا ہی میں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ پھر کر اور تحریری طور پر لوگوں کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ اگر یہ اصول [illegible] بنا دیں کہ اپنے چرچ میں یا مسجد میں ہی تبلیغ کی جائے تو باقی مشنز کو بھی بند کرنا پڑے گا۔ مگر امن اور محبت کے ساتھ ہم نے ہمیشہ تبلیغ کی ہے اور اب بھی کریں گے لیکن مخالفین کو کتنی بھی نرم بات کہی جائے۔ وہ چونکہ ارادہ کر چکے ہیں کہ مجھے یہاں سے نکلوائیں اس لئے وہ ہر بات کو رنگ دیکر آپ لوگوں کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ ایک ہزار انعامی شلنگ والا اشتہار کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ اشتعال انگیز ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ سب الفاظ نہایت شستگی اور محبت کے لہجہ میں کہے گئے ہیں اور بڑے عزت اور احترام کے ساتھ اور مقصد اسکا یہ تھا کہ یہ لوگ اس طریق سے قرآن کا مطالعہ کریں گے۔ اور مطالعہ کرنے پر ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ حیات مسیح کا عقیدہ تو قرآن میں نہیں مخالفین کو بلا کر کہا کہ اسوقت مسجد بننی بند کیجاتی ہے۔ مگر تم لوگ کوئی اور موقعہ کا شہر میں پلاٹ تلاش کر کے دو۔ اگر نہیں دو گے یا نہ ملے گا۔ تو پھر اسی جگہ بنانے کی اجازت دیجائے گی۔ اور یہ کہ اس تمام معاملہ کے متعلق سکرٹریٹ کو وہ لکھیگا۔ اور وہاں سے اگر یہی فیصلہ ہوا کہ احمدیوں کو انکی زمین میں بنانیکی اجازت دی جائے تو دی جائیگی ورنہ نہیں۔ جن لوگوں کو پولیس نے پکڑا ہے ان پر کیس چلایا جائیگا۔ اور پی۔سی نے کہا کہ یہ مجسٹریٹ کا کام ہے کہ وہ دیکھے کہ اسمیں وہ دخل نہیں دے سکتا میں نے پی۔سی سے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ مخالف لوگ اس طرح جرأت پکڑیں گے اور آئندہ کیلئے وہ اسطرح دھمکا کر اپنی بات منوا لیا کریں گے۔ مگر انہوں نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ فی الحال مسجد کی تعمیر ملتوی کی جائے۔ حضور سے دعا کی درخواست ہے

قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے یہ ہدایات شائع ہو چکی ہے۔ کہ تمام جماعتوں کی طرف سے ماہوار کارگزاری کی رپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئے۔ نیز ۱۹ ماہ تبلیغ کے الفضل میں یہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ آئندہ ماہ سے رپورٹ بھیجنے والی جماعتوں کے نام الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔ باوجود اس ہدایت اور اعلان کے جماعتوں نے رپورٹیں بھیجنے کی طرف بہت کم توجہ دی ہے۔ اس وقت تک بہت تھوڑی جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ توجہ فرمائیں۔ اور جلد رپورٹ بھیج کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

مجالس خدام الاحمدیہ کو نہایت ضروری اطلاع

متعدد اعلانات کے ذریعہ تمام قائدین و زعمائے کرام مجالس خدام الاحمدیہ بیرونی کو اطلاع دی گئی تھی۔ کہ آئندہ سال کے لئے اراکین مجالس سے ماہانہ چندہ کے وعدے حاصل کر کے شعبہ ہذا کو اطلاع بخشیں مگر افسوس کہ اکثر مجالس نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ اس لئے معروض ہوں۔ کہ ازراہ کرم جلد ہی مطلوبہ فہرستیں حسب ذیل تفصیل کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

کل تعداد اراکین۔ نام وعدہ کنندہ۔ وعدہ چندہ

جو خدام کسی وجہ سے چندہ نہ دے سکتے ہوں۔ ان کی فہرست بھی ارسال فرمائیں۔

جن مجالس نے ماہانہ چندہ کے وعدے ارسال کئے ہیں۔ مگر مطلوبہ تفصیل کے ساتھ فہرستیں ارسال نہیں کیں۔ ان کو بھی چاہئے کہ باقاعدہ فہرستیں مرتب کر کے ارسال فرمائیں۔

ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

آپ کا فرض

ہم نے احباب کی خدمت میں گزارش کی تھی۔ کہ اگر وہ اپنے پریس کو ترقی کے راستہ پر گامزن دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو اس فرض کو ادا فرمادیں۔ جو اس سلسلہ میں ان پر عائد ہوتا ہے۔

الفضل جماعت احمدیہ کا واحد روزانہ آرگن ہے۔ مگر اس وقت سخت مالی مشکلات میں سے گزر رہا ہے۔ ان حالات میں احباب کا فرض یہ ہے کہ اس کی توسیع اشاعت کے لئے پوری پوری جدوجہد کریں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب کو "الفضل" کی خریداری بڑھانے کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ ہم احباب اور جماعتوں سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہر ممکن کوشش کر رہے ہونگے۔ ہر فرد کا انفرادی رنگ میں اور ہر جماعت کا جماعتی طور پر فرض ہے۔ کہ الفضل کی توسیع اشاعت کے کام میں حصہ لے۔

مینجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹرین اگزامینرز گریڈ ۶۵-۵/۲-۷۵ کی بیس اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان بیس اسامیوں میں سے پندرہ مسلمانوں کے لئے ریزرو ہیں۔ ایک اینگلو انڈین یا ڈومی سائلڈ یورپینوں کے لئے۔ اور دو دوسری اقلیتوں مثلاً پارسیوں سکھوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے۔ درخواست کنندہ کی عمر ۱/۴-۲۳ کو چالیس سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہئیے۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر زیادہ سے زیادہ ۱۲ اپریل تک پہنچ جانی چاہئیں۔ صرف وہ امیدوار درخواستیں دیں جنہوں نے ریلوے ورکشاپس میں ریل گاڑیوں اور ڈبوں کی مرمت اور پرداخت کے متعلق پریکٹیکل ٹریننگ کا پورا کورس طے کیا ہے۔ اور ٹرین اگزامینر کے فرائض کی قابلیت کا سرٹیفکیٹ ان کے پاس ہے۔ درخواستوں کے ساتھ عملی تجربہ۔ تعلیمی اوصاف۔ چال چلن اور کھیلوں میں مہارت کے سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول آنی چاہئیں۔

پوری تفصیلات جنرل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام ایک ایسا لفافہ آنے پر مہیا کی جا سکتی ہیں۔ جن پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا پورا پتہ درج ہو۔ اس کے بائیں بالائی کونہ پر یہ الفاظ لکھنے چاہئیں "Vacancy for Train Examiner"

استہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب بی۔ اے (آنرز) ایل ایل بی۔ پی سی ایس سب جج بہادر درجہ دوئم نواں شہر ضلع جالندھر

دعویٰ دیوانی نمبر ۱۳۳ بابت ۱۹۴۰ء

بنسی لعل ولد میال ذات کھتری ساکن بنگہ تحصیل نواں شہر مدعی

بنام

غلام رسول ولد لبھو ذات راول ساکن کھٹکڑ کلاں تحصیل نواں شہر مدعا علیہ حال وارد بہادر پور محلہ بھرائیاں تحصیل ہوشیارپور

دعویٰ مبلغ الصہ روپے برنے پرونوٹ مورخہ ۹/۱۱/۳۷

بنام

غلام رسول ولد لبھو ذات راول ساکن کھٹکڑ کلاں حال وارد کلکتہ پنجابی کٹڑہ ہری رام دینا ناتھ سونلا پٹی۔ بڑا بازار کلکتہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں عدالت کو بذریعہ بیان حلفی یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مسمی غلام رسول مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام غلام رسول مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر غلام رسول مذکور تاریخ ۷ ماہ اپریل ۱۹۴۱ء کو مقام نواں شہر حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۸ ماہ مارچ ۱۹۴۱ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

زیر دفعات ۵۵ و ۵۶ آف انڈین ریلویز ایکٹ IX ۱۸۹۰ء - بذریعہ نوٹس ہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل ناطلب کردہ سامان پارسل - اور گم شدہ مال جو چھ ماہ اور اس سے زائد عرصہ سے ہمارے پاس پڑا ہے - مندرجہ ذیل تاریخوں کو روزانہ دس بجے صبح (سوائے تعطیلات) نیلام ہوا کریگا۔

۱ - ۷ ر اپریل سے ۸ ر اپریل ۱۹۴۱ء تک :- سامان کے چالان لاسٹ پراپرٹی آفس گڈس سیکشن واقعہ ڈفرن روڈ لاہور

۲ - ۹ ر اپریل اور مابعد :- پارسل اور گمشدہ مال لاسٹ پراپرٹی آفس متصل لاہور ریلوے اسٹیشن۔

یہ سامان مندرجہ ذیل اشیاء پر مشتمل ہے

نئے اور پرانے کپڑے - بسترے - ٹرنک - چھتریاں - گھڑیاں - سائیکل - خوردنی اشیاء - لوہے کا سامان مثلاً لوہے کی ٹوٹی ہوئی ہیگلنگ مشین کے حصے - ترازو - ڈرم - لوہے کے ٹکڑے - پیپے - چپٹا لوہا - شربت - ایل - آئل - گریز - نیناٹل - کیسٹر آئل - بیج - دالیں - گیہوں - پھلیاں - السی - مکئی - لکڑی کے ٹکڑے - ہل - پھٹے - کرسیاں - چار پائیاں - زینے - میز - گھڑونچی فریم - تمباکو نئی - سامان - کھار (سجی) خالی ٹوکرے - دوائیاں - روئی - دھاگا - صابن - برکی - سوئی سنار مصنوعی ریشم کے فیتے - شیشیاں - سیاہی - بسکٹ - چمڑے کے چپل - خالی ٹین مصنوعی ریشم کے دھاگے - خالی بوریاں - داتن - اون کھلی ہوئی - سینے کی مشینیں - پستہ - نسوار - کریٹ - مٹی کے برتن - خالی ڈبے - خالی ٹاٹ چکی کے پاٹ - سنگ مرمر کے ٹکڑے - لاکھ - جوتے - سامان بساطی - چمڑے کے ٹکڑے - سلیپر - کوکونٹ - سی ڈرگز - ٹی سوپس - سٹیشنری - تصویروں کے فریم - ربڑ کی نالیاں - چینی - مٹی کے نمونے - چوڑیاں - تمباکو - سن - خالی ڈرم - شیشے کے گلاس - موڑھے - ترنگڑ - شیشے کی چادریں - ایس وی آئل - موٹر کا سامان - کپڑے کے نمونے - نلیں - سپورٹس کا سامان اور سپورٹس کے جوتے - الیکٹرک پلیٹیڈ کپ - برتن - سی - آئی ڈیٹ - سٹوو - کٹ پیس - سی میڈیسن - سلے ہوئے کپڑے وغیرہ - گلاس بنانے والی دھات - فوٹو - روئی (سمبل) مٹھائی - لکڑی کے ٹکڑے - چائے کے برتن - کتابیں - پرانے اخبارات - چاف کٹر کے حصے - اشیاء از قسم چھری کانٹا وغیرہ - مطبوعہ کاغذات - صابن - خشک پھل - مربے - خالی بکس - سامان بجلی - چونا - خالی شیشیاں - ربڑ کی نالیاں - ہندوستانی ادویہ - سائن بورڈ - فولڈنگ اور بید کی بنی ہوئی کرسیاں - ربڑ کا سامان - دریوں کے نمونے - کیمپر

فہرست اشیاء چالان جنکی قیمت تیس ۳۰ روپے سے اوپر ہے - اور جو اگر طلب نہ کئے گئے - تو اپریل ۱۹۴۱ء میں نیلام ہونگے

اصلی تفصیلات

انوائس نمبر	تاریخ	جس سٹیشن سے مال چلا	جس سٹیشن کیلئے بک کیا گیا تھا	تفصیل اشیاء	نام ارسال کنندہ	جس کو ارسال کیا گیا
681 / 127	11/9/40	سکھر	سرگودھا	کھار (سجی) کی ۲۰۶ بوریاں	روڈا مل	خود
574 / 267	28/9/40	چھ ہرٹہ	بنوں	ایک کیس ایس۔ای۔سی اینڈ ٹے بلک لیس	ایچ - ای - ملز	؍؍
499 / 45	30/9/40	کانپور	انبالہ شہر	چمڑے کے چپلوں کا ایک کیس	تلک چپل کمپنی	؍؍
939 / 143	24/9/40	کزلیک برج	ہوشیار پور	مصنوعی سلک کے دھاگوں کے دو گٹھے	بی - ٹاگو	؍؍
4002 / 710	29/9/40	بیلن گنج	امرتسر	جوتوں کا ایک کیس	امپیریل شو	
583 / 208 (29)	30/5/40	لاہور	لدھیانہ	سامان بساطی کا ایک کیس	......	......
4010 / 47 (30)	28/9/40	بیلن گنج	کوہاٹ کنٹ	جوتوں کا ایک کیس	......	......
799 / 383	25/3/40	ہوڑہ	پشاور شہر	سلیپروں کا ایک کیس	ایم - ایس - دھنی	
5062 / 7495	30/9/40	کراچی بندر	لاہور	کوکونٹ کے دس کیس	امپیریل کو	خود
110 / 167	20/9/40	بنوں	لاہور	سٹیشنری کا ایک کیس	آر - اے - ایف	پبلیکیشن ڈپو
723 / 66	7/8/40	ساسانی	کراچی شہر	شیشے کے گلاسوں کے پندرہ کریٹ	کے - جی - ڈبلیو	خود
747 / 15	9/8/40	کوئٹہ	پشاور شہر	موٹر کے سامان کی اٹھارہ گانٹھیں	برکت علی	؍؍
8068 / 558	31/1/39	بیلن گنج	امرت سر	جوتوں کا ایک کیس	ڈکسن ٹوٹ دیر کمپنی	؍؍
613 / 84	29/4/40	ڈھاکہ	لاہور	لکڑی کا ایک کیس جس میں الیکٹرک پلیٹیڈ کپ ہیں	جے - کے	رائل پکچر پرنٹیڈ ورکس

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور (Lahore)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۔ ۱۷ مارچ آج صبح حضور وائسرائے نے نریندر منڈل کے جلسہ کا افتتاح کیا۔ جلسہ میں تمام والیان ریاست۔ نواب اور راجے موجود تھے حضور وائسرائے نے اپنی تقریر میں ان کوششوں کو بہت سراہا جو والیان ریاست لڑائی کے کاموں میں مدد دینے کے لئے عمل میں لا رہے ہیں اور کہا کہ والیان ریاست نے اپنے تن من دھن سے جو مدد دی ہے اس کی قیمت کا اندازہ گذشتہ بارہ ماہ کے لڑائی کے واقعات سے لگایا جا سکتا ہے۔ حضور وائسرائے نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ ایسٹرن گروپ سپلائی کانفرنس میں برطانوی نمائندوں کے ساتھ ہندوستانی ریاستوں کے نمائندے بھی لئے جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۷ مارچ نریندر منڈل کے جلسہ میں تقریریں کرتے ہوئے والیان ریاست نے نازیوں کے ڈراور گھبراہٹ پھیلانے کے طریق کو بہت برا قرار دیا اور آخر میں متفقہ طور پر ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا جس میں بکنگھم پیلس پر نازیوں کے حملے اور ان کے انٹرنیشنل اور اخلاقی قوانین توڑنے پر نفرت کا اظہار کیا گیا اور بادشاہ سلامت سے سب والیان ریاست نے وفاداری کا اظہار کیا۔ نواب صاحب بہاولپور نے تقریر کرتے ہوئے کہا بکنگھم پیلس پر حملہ در اصل سلطنت کے اتحاد پر حملہ کرنے کی کوشش ہے۔ ہمیں دشمن کی شکست کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ سلطنت برطانیہ تہذیب کا آخری گڑھ ہے اور بادشاہ سلامت اس تہذیب کی نشانی ہیں۔

نئی دہلی ۱۷ مارچ کونسل آف اسٹیٹ میں آج ہوم سکرٹری نے بتایا کہ گورنمنٹ آف انڈیا فیڈرل کورٹ کے اپیل کے اختیارات کو بڑھانے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ ہوم سکرٹری کے اس بیان سے قبل مسٹر سپرو نے یہ ریزولیوشن پیش کیا کہ فیڈرل کورٹ کے اپیل کے اختیارات اور زیادہ بڑھا دیئے جائیں۔ مگر ہوم ممبر کے اس بیان کے بعد ریزولیوشن واپس لے لیا گیا اور ہوم ممبر نے یقین دلایا کہ یہ بحث سکرٹری آف سٹیٹ کو بھجوا دی جائے گی۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ برطانوی اخبارات کی طرح امریکن اخبارات نے بھی پریذیڈنٹ روزویلٹ کی تاریخی تقریر کی بڑی تعریف کی ہے" نیویارک ٹائمز" لکھتا ہے کہ امریکہ کا اس لڑائی میں حصہ لینا لڑائی کا پانسہ پلٹ دیگا "ہیرلڈ ٹریبیون" لکھتا ہے کہ پریذیڈنٹ نے سچی قربانی کے لئے اپیل کی ہے اور ہر شخص اس پر عمل کرنا پسند کرے گا۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ دشمن کے جہازوں نے کل برسٹ پر بڑے زور کے دھماکہ کے ساتھ پھٹنے والے بم پھینکے جس سے کئی جگہ آگ لگ گئی۔ بہت سے آدمی زخمی ہوئے اور بہت سے مارے گئے لیکن سورج نکلنے سے قبل آگ پر قابو پا لیا گیا۔ لنڈن اور سکاٹ لینڈ کے مشرقی کنارہ پر بھی دشمن کے ہوائی جہازوں نے حملے کئے مگر کسی نقصان کی خبر نہیں ملی۔ کل کے حملہ میں دشمن کا ایک جہاز برباد کر دیا گیا۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ اس ہفتہ میں برطانیہ کا ایک ہوائی جہاز کام آیا ہے تو دشمن کے پانچ ہوائی جہاز کام آئے ہیں۔ اس ہفتہ دشمن کو ۱۰۰ ہوائی جہازوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ لیکن برطانیہ کے صرف ۲۲ جہاز کام آئے دشمن کے جو جہاز تباہ ہوئے ان میں سے ۴۲ برطانیہ میں۔ اور ۶۰ افریقہ اور البانیہ میں تباہ ہوئے دو کا برطانیہ کے جنگی جہازوں نے صفایا کیا اور چھ جہاز دشمن کے علاقوں پر چینل پر گرائے گئے۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ یکم اپریل کو ٹوکیو میں تمام جاپانیوں کے لئے چاولوں کا جبری راشن بٹنے لگے گا۔ چین سے جاپان کو برسر جنگ ہوئے چار سال گزر گئے لیکن ابھی تک اس نے چاول کا جبری راشن مقرر نہیں کیا تھا۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ جرمنی کی خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ مشہور جرمن جہاز "بریمن" میں آگ لگ گئی ہے اور جہاز اب تک جل رہا ہے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آگ کیونکر لگی۔ لیکن جب کہ سب لوگ جانتے ہیں جمعرات کو انگریزی ہوائی جہازوں نے ہیمبرگ اور بریمن کی گودیوں اور ہوائی جہاز تیار کرنے والے کارخانوں پر شدید بمباری کی تھی۔ غالباً اسی بمباری کے نتیجہ میں بریمن نذر آتش ہوا ہے۔ یہ جہاز ۱۹۲۹ء میں سمندر میں اتارا گیا تھا۔ اس کا وزن ۵۱ ہزار ٹن تھا اور لمبے سمندری سفر پر جایا کرتا تھا۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ واشنگٹن میں لگاتار کئی دن تک شدید محنت سے کام کرنے کے بعد اب پریذیڈنٹ روزویلٹ جنوب کی طرف کہیں سیر کو جانے والے ہیں۔

لنڈن ۱۷ مارچ انگریزی فوجوں نے برطانوی سمالی لینڈ کے دارالخلافہ بربرہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۷ مارچ عراق کے وزیر خارجہ قاہرہ سے بغداد چلے گئے ہیں وہ قاہرہ میں دس دن رہے اور انہوں نے مسٹر ایڈن اور مصر کے وزیر اعظم سے گفتگو کی۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ اٹلی کے سرکاری اعلان میں اس امر کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ ارٹریا میں کیرن کے شہر پر انگریزی فوجوں نے پھر حملے شروع کر دیئے ہیں معلوم ہوتا ہے انہیں کمک پہنچ رہی ہے۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ مشرقی افریقہ میں انگریزی فوجیں اطالویوں کے خلاف بارہ مورچوں پر لڑ رہی ہیں۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ جاپان کے اخباروں نے پریذیڈنٹ روزویلٹ کی تقریر کو بڑی بڑی موٹی موٹی سرخیوں سے شائع کیا ہے لیکن اس کے متعلق کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ انقرہ میں پوری طرح امن ہے جو اس امر کا ثبوت ہے کہ جرمن ترکی میں دہشت اور گھبراہٹ پیدا کرنے کی جو کوششیں کر رہے ہیں اس میں انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے اس اعلان پر کہ امریکہ چین کی مدد کرے گا چین میں ایک نیا جوش پیدا ہو گیا ہے۔ امریکہ کی فرمیں اب تک پرائیویٹ طور پر چین کی مدد کرتی رہی ہیں لیکن اب امریکہ چین کو سرکاری طور پر مدد دے گا۔ امریکہ اب تک دو کروڑ ۵ لاکھ پونڈ حکومت چین کو قرض دے چکا ہے اور ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت مزید مدد بھی برما روڈ کے راستہ پہنچائے گا۔ اس مدد کا یہ اثر ہوا ہے کہ چین کی ہوائی سرگرمیاں پہلے سے بہت بڑھ گئی ہیں۔

نئی دہلی ۱۷ مارچ کامرس ممبر سر راما سوامی مدلیار نے آج سنٹرل اسمبلی میں ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان کی تجارتی ترقی کے لئے گورنمنٹ کیا کر رہی ہے۔ آپ نے کئی کمیٹیوں کا ذکر کیا جو عنقریب بنائی جائیں گی۔ نیز بتایا کہ لڑائی کا سامان تیار کرنے کی ٹریننگ دینے کے لئے ہندوستان میں ۷۷ سنٹر کھولے گئے ہیں جن میں ۲۶۸۲ امیدواروں کو ٹریننگ دی جا رہی ہے۔

لنڈن ۱۷ مارچ نازی ریڈیو نے کہا ہے ہم جانتے ہیں کہ انگلستان ہمیشہ زندہ رہے گا۔ ہم پر یہ الزام کہ ہم برطانوی سلطنت کو برباد کرنا چاہتے ہیں بالکل بے بنیاد ہے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی